یا ایہا الناس قد جاءکم برہان من ربکم و انزلنا الیکم نورا مبینا

براہین قرآنی

بجواب

فتح الرحمانی و ادلۂ فرقانی

مؤلفہ

حکیم و ڈاکٹر حاجی ابوالمسطور نور الحسین صاحب صابر کربلائی

انچارج اسلامیہ کالج ہسپتال پشاور ساکن شہر جھنگ سیال

مؤلف ثبوت نبوت و ثبوت خلافت فیصلہ قرآنی و نور العینین وغیرہ

برائے افادہ

برادرانِ مومنین و شیعانِ جناب امیر المومنین علیہ السلام

سنہ ۱۳۳۱ھ

۱۹۱۳ع

در مطبع دیش سٹیم پریس لاہور طبع گردید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہید

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام
علی سیدنا ومولانا وشفیعنا محمد سید الاولین والآخرین و
خاتم النبیین وعلی آلہ الطیبین الطاہرین المعصومین ھم
خلفاء الراشدین وصحبتہ المتبعین اجمعین ط

اما بعد فقیر حقیر خادم رسول الثقلین ومحب خاندان فاتح خیبر وحسنین حاجی ڈاکٹر نور حسین جعفری اثنا عشری سابق سنی المذہب جھنگ سیالوی حضرات ناظرین کی خدمت اقدس میں عریضہ پرواز ہے کہ جب سے مینے حنفی مذہب کو ترک کر کے متن ودست وامانِ آل رسول پر عمل کیا ہے۔ طلاطم وامواج ضلالت سے نکل کر راکب سفینۂ نوح ہوا ہوں۔ اور لکیر کے فقیر اور چند حاسدین اور ہمارے دیرینہ مہربانوں نے تکالیف روحانی کے پہنچانے اور اپنی تقریر وتحریر میں گندہ زبانی کا کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا۔ بجائے اسکے کہ کوئی دلیل فرقانی وبرہان قرآنی سے مجھے قائل کرتے یا کسی مجلس میں میرے عقائد کو جھٹلاتے یا مذہبی کانفرنس قائم کر کے مجھے تبدیلی مذہب کے وجوہات سننے یا تحقیق حق کو غور سے پڑھتے مگر اُن لوگوں نے مباحثہ ومناظرہ علمی کو چھوڑ کر جکابرہ ومجادلہ شروع کر دیا ہے۔ اور اصلی موضوع بحث سے کنارہ کیا ہے۔ حالانکہ رسالہ بازی کی ابتدا انہی لوگوں کی طرف سے شروع ہے اور فتح الرحمانی کے صفحہ ۳ پر علماء شیعہ کو چیلنج دیا ہے۔ گمنام مولف شائد ناواقف ہے کہ علماء مذہب حقہ امامیہ نے خلافت بلافصل کو دہ و

ضخیم مدلل کتابیں لکھی ہیں کہ جن کا جواب اہل سنت سے نہ بن سکا مثلاً عبقات الانوار پچیس جلد تشهید المطاعن - رمی الجمرات - ذوالفقار حیدری - اعجاز داؤدی طعن الرماح - حق الیقین و دیگر تالیفات آغا سید سجاد حسین صاحب قبلہ مناظر ہند جن کے نام نامی سے علماء اہل سنت کی روح کانپتی ہے -

۲ - آج کی ڈاک میں مجھے ادلہ فرقانی بجواب فیصلہ قرآنی معرفت عالم ربانی واقف اسرار حقانی عبدالصمد مولانا مولوی یار محمد صاحب محدث بیر کوئی ملا ہے - جس میں اصلی بحث کو ٹال کر آیات بینات و احادیث کو چھوڑ کر حکایاتِ شیطانی و اقوال نفسانی پہ زور دیا ہے - برعکس نہند نام زنگی کافور مطابق ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الفاسقون ہم انکو قرآن شریف کی طرف بلاتے ہیں - یہ اجماعی و قیاسی فرقے بقول غوث صمدانی محبوب ربانی جناب سیدنا سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز لعض الحنفیۃ مرجیۃ - یہ مرجیہ گمراہ لوگ ہم کو رومی شامی جامی نظامی کے اقوال بتلاتے ہیں انکو تحقیق حق سے ہرگز غرض نہیں صرف تعلی و مشیخیت - جھگڑا و فساد - توہین و تحقیر سے مطلب ہے یا اس بندہ سے مقدمہ بازی کا منشا ہے - الا انہم ھم المفسدون ولکن لا یشعرون - پھر ان کا ضمیر و کانشسن کسقدر کمزور ہے کہ اجرتی مولوی صاحبان پکڑ کر ان سے جوابات طیار کراتے ہیں - اور کبھی کسی کا نام جڑ دیتے ہیں - کبھی کسی کے نام پر شائع کرتے ہیں - کذب و افترا و بہتان سے اپنے مذہب کو بدنام کرتے ہیں - بازاری الفاظ لکھکر اپنی شرافت و نجابت خاندانی کو ثابت کرتے ہیں - ادلہ فرقانی پہ مولوی علی محمد صاحب امام مسجد چنڈ بھروانہ کا نام لگا دیا ہے حالانکہ مولوی صاحب کو اس کی خبر بھی نہیں -

پس علم دینیات سے ناواقف - صرف بیت بازی بشعر و سخن کے شائق علم عروض و معانی سے جاہل پردہ نشین ہوکر فساد مچاتے ہیں اور تمام کذ......

زور مشہور، علماء اہل سنت کی طرف مقبولیت رسالہ کے واسطے منسوب کرتے تاکہ عوام الناس دھوکہ و جال میں پھنس جائیں۔ مجھے ایسے رسالہ کے جواب الجواب، تحریر کرنے کی ضرورت نہ تھی جبکہ ثبوت خلافت بلا فصل چھپ چکی ہے اور وہ ایسی لاجواب کتاب ہے کہ جس کا جواب مخالفین سے قیامت تک ناممکن ہے یا کتب اہل سنت کو جھٹلا دینگے۔ یا شیعہ مذہب اختیار کرینگے مگر دیکھا کہ کہیں برادران مومنین کو یہ لوگ طعن و تشنیع نہ دیں اور انکو راہ حق سے نہ پھیریں اس لئے گمنام مولف کو چند چیت پائمنٹ کا جواب دیتا ہوں اور تمام علماء اہل سنت جھنگ مگھیانہ کو چیلنج دیتا ہوں کہ وہ میرے ساتھ داب مناظرہ کو مدنظر رکھکر شرائط مباحثہ طے کرکے حفظ امن کے ذمہ دار ہوکر عام مجلس میں زبانی فیصلہ کرلیں پھر حق و باطل ظاہر ہوگا اگر حوصلہ نہ ہو تو میری کتاب ثبوت خلافت کا مکمل جواب لکھیں۔

گمنام مولف کا کچا چٹھا

رازکے پردہ میں بیٹھے چھپکے یوں گمنام وہ
پردہ داری کرتے ہیں جسطرح گھونگٹ والیاں

تھا اگر منظور پردہ تو پہن لیتے وہ کاش
چوڑیاں ہاتھوں میں اور کانوں میں تے بالیاں

پھٹ گیا القصہ پردہ کھل گیا پردہ کا راز
ایک شائستہ لگا دیتے مہذب گالیاں

مُردنی سی چھا گئی دیکھا خلافت کا ثبوت
بن گئیں یا رونکی آنکھیں مقبرے کی جالیاں

شیعہ سنی کا لڑانا انکا ادنےٰ کام ہے
ہے نہاں انکے دلوں میں سینکڑوں غالیاں

کچھ غرض ہمکو نہ تھی تکذیب اور تردید سے
گر کتابیں شائع ہوتیں لکھانے والیاں

بس واعرض عن الجاھلین پر عمل کرکے اصلی مطلب کی طرف رجوع کرتا ہوں وما توفیقی الا باللہ (ابو المنظور صابر)۔

بُراہینِ قرآنی بجوابِ ادلۂ فرقانی و فتح الرحمانی

قولہ۔ مولوی یار محمد بیرکوٹی۔ ادلۂ فرقانی ص ۶

الجواب۔ یہ عنوان خارج از بحث ہے۔ اور مولنا مولوی یار محمد صاحب سے بغض و عناد کا نتیجہ کیونکہ وہ راست گو محقق محدث ہیں۔

قولہ۔ میں نے یہ کبھی نہیں سنا کہ اعتراضات بھی ہدیہ کے طور احباب کے لئے پیش کئے جاتے ہیں۔ ص ۱۲

الجواب۔ جیسے روح ویسے فرشتے جیسے آپ ہمارے احباب ہیں ویسا ہی ہدیہ ہوگا۔ نہ جناب کو ہدیہ کی تعریف معلوم ہے اور نہ اعتراض سے خبر نہ علم بدیع سے واقفیت اور نہ قرآن شریف کا علم۔ فبشرھم بعذاب الیم کو غور سے ملاحظہ فرماویں اور ذق انک الخ کے ہدیہ کو بھی سوچیں کہ خداوند کریم عذاب الیم کی خوشخبری سناتا ہے اور اپنے عزیز و کریم کو دوزخ کا طعام کھلاتا ہے۔

قولہ۔ رسالہ فتح الرحمانی میں احکام خدا و کلام مولا مرتضےٰ سے خلافت حقہ کا ثبوت درج ہے۔ اب میں معترض سے یہ پوچھتا ہوں کہ اس رسالہ کی اصلاح کیونکر کی جائے؟ ص ۱۲

الجواب۔ چونکہ اس رسالہ میں تحریف معنوی کی گئی ہے اور حق بات کو چھپایا گیا ہے۔ اور کئی جگہ اپنی مطلب براری کے واسطے کئی الفاظ اصل عبارت سے ہضم کی گئی ہیں۔ اس لئے اصلاح کی ضرورت ہے۔ آپ حق بات کو ظاہر کریں پھر کوئی جھگڑا نہیں۔

(ب) جو شعر و سخن کہ مطابق قال اللہ و قال الرسول ہوں وہ ہرگز مذموم نہیں انکے علاوہ سب ناجائز۔ باطل اور ردّی ہیں۔

پہلے اعتراض کا جواب الجواب

قولہ۔ یا محمدؐ یار تو ہے یار اور اغیار کا
تو بھلا کرتا ہے نیکوکار اور بدکار کا

جناب سرور عالمؐ صرف مومنین ہی کے مولا اور یار (خیر خواہ) نہیں ہیں۔ بلکہ عالمین کے یار اور مولا مددگار ہیں۔ جن میں اغیار و بدکار مشرکین و منافقین اور کفار بھی شامل ہیں۔ ص۱۶

الجواب لفظ یار کے معنی کس لغت میں خیر خواہ کے ہیں ثبوت لائیے۔

(۱) یار۔ف۔ دوست۔ آشنا۔ مددگار۔ ہاون کا دستہ (لغات فیروزی)

جہاں کہیں یار کا لفظ شعر و سخن میں آیا ہے اسکے معنے محبوب و معشوق کے ہیں

۱؎ یار کی کوئی خبر لاتا نہیں۔

۲؎ مرتا ہوں تیرے ہجر میں اے یار خبر لے۔

تفسیر آیہ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین (پ۱۷)

دوستی و محبت اور چیز ہے۔ رحمت اللعالمین و بشیر و نذیر ہونا اور بات ہے رحمت خاص للمومنین ہے۔ اور دوستی و مودۃ و محبت اہل ایمان کا خاصہ ہے نبی اکرم صلعم مومنین بہ رؤف الرحیم ہیں نہ کہ کفار و شیطان الرجیم پر اس آیت کی تفسیر میں ماقبل و مابعد آیت مصرح ہے کہ نبی مومنین کے لئے رحمت ہے جو پیغام رحمت قل انما الھکم الہ واحد کو قبول کریگا۔ وہی مرحوم ہے۔ منکر رسالت ملعون اصل رحمت توحید ہے اور شرک سے بیزاری مشرکین محروم رحمت ہوئے جن سے اللہ اور رسول بیزار ہوا تو بھلا ان کا کون یار اور مددگار ہوا۔

قولہ تعالٰے ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون۔ جب مشرکین نے دین متین توحید و رسالت سے کراہیت ظاہر کی تو سید الابرار انکے یار مددگار کیسے ہوئے

ضخیم مدلل کتابیں لکھی ہیں کہ جن کا جواب اہل سنت سے نہ بن سکا مثلاً عبقات الانوار پچیس جلد تشیید المطاعن۔ رمی الجمرات۔ ذو الفقار حیدری۔ اعجاز داودی طعن الرماح۔ حق الیقین و دیگر تالیفات آغا سید سجاد حسین صاحب قبلہ مناظر ہند جن کے نام نامی سے علماء اہل سنت کی روح کانپتی ہے۔

۲۔ آج کی ڈاک میں مجھے ادلۂ فرقانی بجواب فیصلہ قرآنی معرفت عالم ربانی واقف اسرار حقانی عبدالصمد مولانا مولوی یار محمد صاحب محدث بیر کوٹی ملا ہے۔ جس میں اصلی بحث کو ٹال کر آیات بینات واحادیث کو چھوڑ کر حکایاتِ شیطانی واقوال نفسانی پر زور دیا ہے سے برعکس نہند نام زنگی کافور مطابق ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الفاسقون ہم انکو قرآن شریف کی طرف بلاتے ہیں۔ یہ اجماعی وقیاسی فرقے بقول غوث صمدانی محبوب ربانی جناب سیدنا سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز بعض الحنفیۃ مرجیۃ۔ یہ مرجیہ گمراہ لوگ ہم کو رومی شامی جامی نظامی کے اقوال بتلاتے ہیں انکو تحقیق حق سے ہرگز غرض نہیں صرف تعلی ومشیخیت۔ جھگڑا وفساد۔ توہین وتحقیر سے مطلب ہے یا اس بندہ سے مقدمہ بازی کا منشا ہے۔ الا انھم ھم المفسدون ولکن لا یشعرون۔ پھر ان کا ضمیر وکانشنس کسقدر کمزور ہے کہ اجرتی مولوی صاحبان پکڑ کر ان سے جوابات طیار کر لتے ہیں۔ اور کبھی کسی کا نام جڑ دیتے ہیں۔ کبھی کسی کے نام پر شائع کرتے ہیں۔ کذب وافترا وبہتان سے اپنے مذہب کو بدنام کرتے ہیں۔ بازاری الفاظ لکھکر اپنی شرافت ونجابت خاندانی کو ثابت کرتے ہیں۔ ادلۂ فرقانی پر مولوی علی محمد صاحب امام مسجد چنڈ بھروانہ کا نام لگا دیا ہے حالانکہ مولوی صاحب کو اس کی خبر بھی نہیں۔

پس علم دینیات سے ناواقف۔ صرف بیت بازی۔ شعر وسخن کے شائق۔ علم عروض ومعانی سے جاہل پردہ نشین ہوکر فساد مچاتے ہیں اور تمام کذب و

زو بڑ مشہور علماء اہل سنت کی طرف مقبولیت رسالہ کے واسطے منسوب کرتے تاکہ عوام الناس دھوکہ و جال میں پھنس جائیں۔ مجھے ایسے رسالہ کے جواب الجواب تحریر کرنے کی ضرورت نہ تھی جبکہ ثبوت خلافت بلا فصل چھپ چکی ہے اور وہ ایسی لاجواب کتاب ہے کہ جس کا جواب مخالفین سے قیامت تک ناممکن ہے یا کتب اہل سنت کو جھٹلا دینگے۔ یا شیعہ مذہب اختیار کرینگے مگر دیکھا کہ کہیں برادران مومنین کو یہ لوگ طعن و تشنیع نہ دیں اور انکو راہ حق سے نہ پھیریں اس لئے گمنام مولف کو چند چیدہ پائنٹ کا جواب دیتا ہوں اور تمام علماء اہل سنت جھنگ مگھیانہ کو چیلنج دیتا ہوں کہ وہ میرے ساتھ داب مناظرہ کو مد نظر رکھکر شرائط مباحثہ طے کرکے حفظ امن کے ذمہ دار ہو کر عام مجلس میں زبانی فیصلہ کر لیں پھر حق و باطل ظاہر ہوگا۔ اگر حوصلہ نہ ہو تو میری کتاب ثبوت خلافت کا مکمل جواب لکھیں۔

گمنام مولف کا کچا چٹھا

راز کے پردہ میں بیٹھے چھپ کے یوں گمنام وہ
پردہ داری کرتے ہیں جسطرح گھونگٹ والیاں

تھا اگر منظور پردہ تو پہن لیتے وہ کاش
چوڑیاں ہاتھوں میں اور کانوں میں بیچ بالیاں

پھٹ گیا القصہ پردہ کھل گیا پردہ کا راز
ایک شائستہ لگا دیتے مہذب گالیاں

مُردنی سی چھا گئی دیکھا خلافت کا ثبوت
بن گئیں یا رونکی آنکھیں مقبرے کی جالیاں

شیعہ سنی کا لڑانا انکا ادنےٰ کام ہے
ہے نہاں انکے دلوں میں سیکڑوں ہی خامیاں

کچھ غرض ہمکو نہ تھی تکذیب اور تردید سے
گر کتابیں شائع ہو تیں لکھانے والیاں

پس واعرض عن الجاھلین پر عمل کرکے اصلی مطلب کی طرف رجوع کرتا ہوں وما توفیقی الا باللہ (ابو المنظور صابر)۔

بُراہین قرآنی بجواب ادلۂ فرقانی و فتح الرحمانی

قولہ - مولوی یار محمد پیر کوٹی - ادلۂ فرقانی ص۶

الجواب - یہ عنوان خارج از بحث ہے - اور مولٰنا مولوی یار محمد صاحب سے بغض و عناد کا نتیجہ کیونکہ وہ راست گو محقق محدث ہیں -

قولہ - میں نے یہ کبھی نہیں سنا کہ اعتراضات بھی ہدیہ کے طور احباب کے لئے پیش کئے جاتے ہیں - ص۱۲

الجواب - جیسے روح تیسے فرشتے جیسے آپ ہمارے احباب ہیں ویسا ہی ہدیہ ہوگا - نہ جناب کو ہدیہ کی تعریف معلوم ہے اور نہ اعتراض سے خبر نہ علم بدیع سے واقفیت اور نہ قرآن شریف کا علم - فبشرھم بعذاب الیم کو غور سے ملاحظہ فرماویں اور ذق انک الخ کے ہدیہ کو بھی سوچیں کہ خداوند کریم عذاب الیم کی خوشخبری سناتا ہے اور اپنے عزیز و کریم کو دوزخ کا طعام کھلاتا ہے -

قولہ - رسالہ فتح الرحمانی میں احکام خدا و کلام مولا مرتضٰے سے خلافت حقہ کا ثبوت درج ہے - اب میں معترض سے یہ پوچھتا ہوں کہ اس رسالہ کی اصلاح کیونکر کی جائے ؟ ص۱۳

الجواب - چونکہ اس رسالہ میں تحریف معنوی کی گئی ہے اور حق بات کو چھپایا گیا ہے - اور کئی جگہ اپنی مطلب براری کے واسطے کئی الفاظ اصل عبارت سے ہضم کی گئی ہیں - اس لئے اصلاح کی ضرورت ہے - آپ حق بات کو ظاہر کریں پھر کوئی جھگڑا نہیں -

(ب) جو شعر و سخن کہ مطابق قال اللہ و قال الرسول ہوں وہ ہرگز مذموم نہیں انکے علاوہ سب ناجائز - باطل اور ردی ہیں -

پہلے اعتراض کا جواب الجواب

قولہ۔ یا محمدؐ یار تو ہے یار اور اغیار کا
توبھلا کرتا ہے نیکوکار اور بدکار کا

جناب سرور عالمؐ صرف مومنین ہی کے مولا اور یار (خیرخواہ) نہیں ہیں۔ بلکہ عالمین کے یار اور مولا مددگار ہیں۔ جن میں اغیار و بدکار مشرکین و منافقین اور کفار بھی شامل ہیں۔ ص۱۶

الجواب لفظ یار کے معنی کس لغت میں خیرخواہ کے ہیں ثبوت لائیے۔

(۱) یار۔ ف۔ دوست۔ آشنا۔ مددگار۔ ہاون کا دستہ (لغات فیروزی)

جہاں کہیں یار کا لفظ شعر و سخن میں آیا ہے اسکے معنے محبوب و معشوق کے ہیں

۱؎ یار کی کوئی خبر لاتا نہیں۔

۲؎ مرتا ہوں تیرے ہجر میں اے یار خبر لے۔

تفسیر آیہ وما ارسلناک الا رحمتہ للعالمین (پ۱۷)

دوستی و محبت اور چیز ہے۔ رحمت اللعالمین و بشیر و نذیر ہونا اور بات ہے رحمت خاص للمومنین ہے۔ اور دوستی و مودۃ و محبت اہل ایمان کا خاصہ ہے نبی اکرم صلعم مومنین بر رؤف الرحیم ہیں نہ کہ کفار و شیطان الرجیم پر۔ اس آیت کی تفسیر میں ماقبل و مابعد آیت مصرح ہے کہ نبی مومنین کے لئے رحمت ہے جو پیغام رحمت قل انما الھکم الہ واحد کو قبول کریگا۔ وہی مرحوم ہے۔ منکر رسالت ملعون اصل رحمت توحید ہے اور شرک سے بیزاری مشرکین محروم رحمت ہوئے جن سے اللہ اور رسول بیزار ہوا تو بھلا ان کا کون یار اور مددگار ہوا۔

قولہ تعالے ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون۔ جب مشرکین نے دین متین توحید و رسالت سے کراہیت ظاہر کی تو سید الابرار انکے یار مددگار کیسے ہوئے

(۲) واذان من اللہ ورسولہ الی الناس یوم الحج الاکبران اللہ بریٔ من المشرکین ۵ ورسولہ ط۔ مترجمہ مولوی نذیر احمد صاحب حج اکبر کے دن اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لوگوں کو آگاہ کرنے کے لئے عام منادی کی جاتی ہے کہ اللہ اور اس کا رسول مشرکوں سے دست بردار ہیں۔ افسوس گمنام صاحب آپ رسول اکرم صلعم کو کفار وعیار کا مددگار بناتے ہیں وا عانت مجرمانہ میں معاذاللہ لاتے ہیں۔

(۳) سرور عالم صلعم مومنین کے لئے رحمت ہیں۔ غور سے سنو۔

(الف) حریص علیکم بالمومنین رؤف الرحیم۔

(ب) وھدی و رحمۃ للمومنین۔ سیدخلھم اللہ فی رحمۃ

(ج) اولئک علیہم صلوٰۃ من ربہم ورحمتہ

(د) واستغفروااللہ واستغفر الیہم الرسول لوجدا للہ توابا رحیما۔

پس رحمت الٰہی ونبویؐ خاص مومنین کے لئے ہے۔ مشرکین ومنافقین کے واسطے عذاب الیم کی بشارت ہے۔ اگر رحمت للعالمین ہو تو مشرک و منافق ایک بھی دوزخ میں نہ جائے سب کے سب روز قیامت کو بخشے جائیں۔ مگر نہیں کفار ومشرکین دوزخی ہیں۔

مولف گمنام کا یہ قیاس غلط ہے کہ رب العالمین پر رحمت للعالمین کو قیاس کرتا ہے۔ ربوبیت اور رحمت کا فرق نہیں جان سکتا۔ رب العالمین پر ہر ایک نفس کی پرورش وحفاظت لازم ہے اور رحمت خاص مومنین کے لئے ہے۔

(۴) مدارج النبوت کا شیطانی قصہ جو ادلۂ فرقانی کے صفحہ ۷ پر نقل کیا ہے وہ مخالف نص جلی ہے۔ اس لئے قابل حجت نہیں۔

قولہ تعالیٰ قال فاخرج منھا فانک رجیم ۵ وان علیک اللعنۃ

الیٰ یوم الدین ۵ - سیپارہ ۱۴ -

مترجمہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا اے شیطان اس سے دور ہو پس تو مردود ہے اور روز قیامت تک تجھ پر لعنت برستی رہے گی - پس جو ملعون ازلی ابدی اور راندۂ درگاہِ الٰہی ہو اس کو رحمتِ نبوی سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے - افسوس ہے کہ آپ اسلام کا دعوےٰ کرتے ہیں اور پھر جناب سیدالمرسلینؐ امام المتقینؐ وخاتم النبیینؐ وقاتل المشرکینؐ ومولی المومنینؐ کو معاذ اللہ مولی المشرکین وامیر الکافرین ورحمت للمنافقین جانتے ہیں توبوا الی اللہ جمیعا من کنت مولاہ فعلی مولاہ کو پڑھو اور خیال کرو کہ سیدالابرار وحیدرکرار علیہم السلام کی تلوار ذوالفقار سے کتنے مشرکین وکفار فی النار ہوئے -

(۵) رسالتِ عامہ - دعا ہدایت یوم احد - مہمان نوازی سے اخلاق محمدی ظاہر ہوتے ہیں کہ حضور انور صلعم اسوۂ حسنہ تھے نہ کہ ان سے دوستی ومحبت ٹپکتی ہے -

دوسرے اعتراض کا جواب الجواب

قولہ - سب سے اعلےٰ ہے نبی رُتبہ تیری سرکار کا
سب سے اونچا ہے قدم تیرے سگِ دربار کا

معلوم ہوتا ہے کہ مصنف مرحوم نے سگِ دربار سے دربار رسول اللہ کے ادنےٰ سے ادنےٰ خادم سے مراد لی ہے - الاخرہ صـ۲۳

الجواب - حقیقتاً ومجازاً یہ شعر ناجائز ہے - کہاں سرکار سید الابرار اور کہاں قدم سگِ دربار - جس دربار پر ازانوار میں ملائکتہ المقربین نازل ہوں - مہاجرین وانصار پاک قدوسی شامل ہوں اور ان اللہ وملکتہ یصلون علی النبیؐ یا ایھا الذین آمنو صلو علیہ وسلمو تسلیما - کا ہر وقت زمین وآسمان سے غلغلہ جاری ہو - ایسے نورانی اور مقدس درباریوں کو سگِ

ناپاک ونحس العین سے تشبیہ دینا ایک بھاری ملحد وزندیق کا کام ہے۔

سے۵ از خدا خواہیم توفیق ادب

بے ادب محروم شد از فضل رب

خداوند کریم انسان کو تاج کرامت پنہا کر و لقد کرمنا بنی آدم کا خطاب فرماتا ہے۔ مگر بے ادب شاعر انسان کو کُتے سے بھی گھٹاتا ہے۔ ادلۂ فرقانی کا جاہل مولف نص جلی کے سامنے اقوال صوفیاء کرام سناتا ہے۔

(۲) سگِ اصحاب کہف کا رتبہ قرآن شریف میں موحدین مومنین سے نہیں بڑھا۔ بلکہ وہاں صرف تعداد و شمار مراد ہے پڑھو۔ قولہ تعالیٰ سیقو لون ثلثۃ رابعہم کلبہم ویقولون خمسۃ سادسہم کلبہم رجما بالغیب الاخرہ۔ پس وہ تمام اشعار جو مخالف شرع ہوں وہ سب ناجائز ہیں۔

تیسرے اعتراض کا جواب الجواب

قولہ۔ چاند دو ٹکڑے ہوا غیرت کے مارے آن میں

ایک جلوہ اس نے جب دیکھا تیرے رخسار کا۔ صہ۲۸

الجواب۔ یہ شعر شانِ نبوت کو گھٹاتا ہے اور معاذ اللہ رسول اللہ صلعم کو زحمت بناتا ہے۔ جب کہ حسب قول گمنام مولف جناب سرور عالم سب کے رحمت للعالمین ہیں تو چاند کا کیا قصور ہے کہ جلوہ رخسار محمدی کو جب دیکھے تبھی وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے جہاں سرور عالم کے جلوہ رخسار کا دیدار دیکھا۔ بیچارے چاند کی شامت آگئی کہ وہ دو ٹکڑے ہوگیا۔ سرور عالم کے زمانہ حیات میں چاند کی جان وبال میں رہی۔

گمنام مولف صاحب کہاں معجزہ شق القمر اور کہاں انگلی سے اشارہ کرنا کہاں جلوۂ رخسار سے غیرت کھاکر چاند کا دو ٹکڑے ہونا بہت فرق ہے۔

الی یوم الدین ۵۔ سیپارہ ۱۴ ۔

مترجمہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا اے شیطان اس سے دور ہو پس تو مردود ہے اور روز قیامت تک تجھ پر لعنت برستی رہے گی۔ پس جو ملعون ازلی و ابدی اور راندۂ درگاہِ الٰہی ہو اس کو رحمتِ نبوی سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ افسوس ہے کہ آپ اسلام کا دعوےٰ کرتے ہیں اور پھر جناب سید المرسلینؐ امام المتقینؐ و خاتم النبیینؐ و قاتل المشرکینؐ و مولی المومنینؐ کو معاذ اللہ مولی المشرکین و امیر الکافرین و رحمت للمنافقین جانتے ہیں توبو الی اللہ جمیعا من کنت مولاہ فعلی مولاہ کو پڑھو اور خیال کرو کہ سید الابرار و حیدر کرار علیہم السلام کی تلوار ذوالفقار سے کتنے مشرکین و کفار فی النار ہوئے۔

۵) رسالتِ عامہ۔ دعا ہدایت یوم احد۔ مہمان نوازی سے اخلاق محمدی ظاہر ہوتے ہیں کہ حضور انور صلعم اسوۂ حسنہ تھے نہ کہ ان سے دوستی و محبت ٹپکتی ہے۔

دوسرے اعتراض کا جواب الجواب

قول۔ سب سے اعلےٰ ہے نبی رُتبہ تیری سرکار کا
سب سے اونچا ہے قدم تیرے سگِ دربار کا

معلوم ہوتا ہے کہ مصنف مرحوم نے سگِ دربار سے دربار رسول اللہ کے ادنےٰ سے ادنےٰ خادم سے مراد لی ہے۔ الآخرہ صـــ۲۳

الجواب۔ حقیقتاً و مجازاً یہ شعر ناجائز ہے۔ کہاں سرکار سید الابرارؐ اور کہاں قدم سگِ دربار۔ جس دربار پر ازا نوار میں ملائکتہ المقربین نازل ہوں۔ مہاجرین و انصار پاک قدوسی شامل ہوں اور ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبیؐ یا ایھا الذین آمنو صلو علیہ وسلمو تسلیما۔ کا ہر وقت زمین و آسمان سے غلغلہ جاری ہو۔ ایسے نورانی اور مقدس درباریوں کو سگِ

ناپاک ونجس العین سے تشبیہ دینا ایک بھاری ملحد وزندیق کا کام ہے۔

۵؎ از خدا خواہیم توفیق ادب
بے ادب محروم شد از فضل رب

خداوند کریم انسان کو تاج کرامت پنہا کر و لقد کرمنا بنی آدم کا خطاب فرماتا ہے۔ مگر بے ادب شاعر انسان کو کُتّے سے بھی گھٹاتا ہے۔ ادلۂ فرقانی کا جاہل مولف نص جلی کے سامنے اقوال صوفیاء کرام سناتا ہے۔

(۲) سگِ اصحاب کہف کا رتبہ قرآن شریف میں موحدین مومنین سے نہیں بڑھا۔ بلکہ وہاں صرف تعداد و شمار مراد ہے پڑھو۔ قولہ تعالیٰ سیقولون ثلثۃ رابعہم کلبہم ویقولون خمسۃ سادسہم کلبہم رجما بالغیب الاخرہ۔ پس وہ تمام اشعار جو مخالف شرع ہوں وہ سب ناجائز ہیں۔

تیسرے اعتراض کا جواب الجواب

قولہ - چاند دو ٹکڑے ہوا غیرت کے مارے آن میں
ایک جلوہ اس نے جب دیکھا تیرے رخسار کا۔ ص۲۵

الجواب - یہ شعر شانِ نبوت کو گھٹاتا ہے اور معاذ اللہ رسول اللہ صلعم کو زحمت بناتا ہے۔ جب کہ حسب قول گمنام مولف جناب سرور عالم سب کیلئے رحمت للعالمین ہیں تو چاند کا کیا قصور ہے کہ جلوہ رخسار محمدی کو جب دیکھے تبھی وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے جہاں سرور عالم کے جلوہ رخسار کا دیدار دیکھا۔ بیچارے چاند کی شامت آگئی کہ وہ دو ٹکڑے ہوگیا سرور عالم کے زمانہ حیات میں چاند کی جان وبال میں رہی۔

گمنام مولف صاحب کہاں معجزہ شق القمر اور کہاں انگلی سے اشارہ کرنا کہاں جلوۂ رخسار سے غیرت کھاکر چاند کا دو ٹکڑے ہونا بہت فرق ہے۔

قولہ تعالیٰ واقتربت الساعتہ وانشق القمر۔ یہاں نہ جلوۂ رخسار ہے نہ غیرتِ دیدار احمد مختار ہے۔ آپ بے جا مبالغہ آمیز شعر و سخن سے پرہیز کریں۔

چوتھے اعتراض کا جواب الجواب

قولہ۔ شرق سے تا غرب حکم حق سے جاری حکم ہے۔ احمد مختار کا اور حیدر کرار کا۔

الجواب۔ ہم تو اسی کو خلیفۂ رسول مقبول و امام برحق مانتے ہیں جس کا حکم ولایت و امامت مشرق سے مغرب تک ہو۔ یہ شعر ہمارے عقیدہ کا موید ہے۔

زمشرق تا بمغرب گر امام است
علی و آل و اولادش تمام است

گمنام مولف کے اشعار کا جواب صفحہ ۳۱

محدث پیر کوئی جو موالی یار و آل آیا
خدا یار محمدؐ کا معین ناصر کمال آیا

لکھے جتنے رسالے ہیں خلافت و امامت پر
نہ شیعہ کو نہ سنی کو کہیں ہرگز ملال آیا

بتا سے ضلع میں جامع علوم ایسا نہیں کوئی
محدث بھی محقق بھی موحد بے مثال آیا

مدد نورِ محمد کو ملی یار محمد سے
وگرنہ فتح رحمانی کا بے فائدہ سوال آیا

رسول اللہ کو کہتے تھے برا مجنون او ساحر
عدو کے طامع کہنے سے نہ کوئی بھی ملال آیا

موحد اور موالی بن رہا ہے وست میرزا جب
محب ہے آل اطہر کا محب ذوالجلال آیا

نہ منکر ہے نہ سنی ہے نہ وہ شیعہ غالی ہے
عدو کو اسکے کیسا یہ نرالا ہی خیال آیا

خدا یار محمد کو محبت پنجتن بخشے
محبت کا طریقہ بھی شریعت کا سگال آیا

عدو گمنام جاہل پر خدایا قہر نازل کر
کہ عالم دین پہ اسکا کیا ظن احتمال آیا

مذمت کرنے والے پر سدا لعنت برستی ہے — مذمت عالموں ہی سے شریعت کو زوال آیا
ہوا شرمندہ خود جب اس نے عالم لکھیڑا اول — اسی جاہل کے فتنہ سے اک عالم پر وبال آیا
خدا جانے یہ شاعر کیسا موذی اور جاہل ہے — ستانے عالم دین اللہ کو یہ کیوں کا ناد جال آیا
مذمت کرنیوالے آگ میں جلتے ہیں ہر دم — کہ عالم دین آخر جاہلوں کا گوشمال آیا
محقق ایک بھی تم میں نظر آتا نہیں عالم — حقیقت میں تمہاری قوم میں قحط الرجال آیا
موحد اور مومن ہو ولائت کا جو قائل ہو — موالی ہو جو مولاء کا وہ کیونکر خستہ حال آیا

ادلہ کی دلیلوں کو اڑایا خوب صابر نے
خلافت کی ثبوتی سے عدو کو انفعال آیا

دوم - اصلی بحث خلافت مرتضوی کا بیان

قولہ - اس کا جواب رسالہ فتح الرحمانی میں موجود ہے - الاخرہ -

الجواب - فتح الرحمانی میں تو نص جلی یا نص خفی سے خلافت اصحاب ثلاثہ کا ثبوت نہیں ملتا - آپ ثبوت پیش کرتے تو کیا اچھا ہوتا - آپ نے اس اعتراض سے دیدہ و دانستہ گریز کیا ہے -

قولہ - معترض نے فتح الرحمانی کے صفحہ ۸ کے حوالہ سے یہ اعتراض اپنے رسالہ میں درج کیا ہے - میں نے فتح الرحمانی کا یہ صفحہ شروع سے آخر تک دیکھا ہے - اس صفحہ کے کسی سطر میں معصوم کا لفظ نہیں ملا - معترض نے کیوں یہ مفید جھوٹ تحریر کیا ہے - صفحہ ۳۲ -

الجواب - فرمایئے جناب جس امام کی تحریر پاک ہو وہ خود پاک نہیں ہوگا ضرور ہوگا - اور پاک مقدس معصوم کو کہتے ہیں - دیکھو فتح الرحمانی صفحہ ۸ میں ایک ایسے کامل اور امام زمان کی پاک تحریر دکھاؤنگا (ب) آپ دیکھیں فتح الرحمانی صفحہ ۱۳ پر اپنے پیارے اور معصوم بھتیجا کے حق میں کیا الفاظ بیان فرمائے - اب فرمایئے جناب آپ ہی کے

رسالہ سے کا آئی۔ امام زمان اور معصوم کے الفاظ نکلے ہیں یا نہیں۔ اب تو سچ وحق ظاہر ہوا۔ پس حج کامل۔ معصوم اور امام زمان ہو وہی خلیفہ رسول صلعم ہے۔ غیر معصوم مستحق خلافت ہرگز نہیں ہو سکتا۔

قولہ۔ مہاجرین و انصار میں سے سب اول ایمان لانے والوں میں صرف حضرت علی ہی نہیں تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق۔ حضرت خدیجۃ الکبرائے۔ اور زید غلام بھی ان میں شامل ہیں۔ صـ۳۴

الجواب۔ آپ نے گول ومہمل عبارت لکھکر مسلمانوں کو دھوکھا دیا ہے جیساکہ آپ کا اب تک دستور رہا ہے۔ تمام کتب صحاح وسیر گواہ ہیں کہ سب سے اول جناب علیا صدیقہ خدیجۃ الکبرائے مشرف باسلام ہوئیں بعدہٗ سیدنا وامامنا ومولانا علی المرتضے علیہ السلام۔ انکے بعد حضرت زید غلام اور چوتھے نمبر حضرت ابوبکر الصدیق ایمان لائے۔ پس مردوں میں سب سے اول جناب مولا مشکل کشا نے دس سال کی عمر میں اقرار نبوت کیا اور سابقون الاولون کا خطاب درگاہِ رب العزت سے پایا۔ اور حضرت عمر ابن الخطاب چالیسویں مسلمان ہیں۔ اس لئے وہ بہ مقابلہ جناب امیر علیہ السلام کے کے ایمان میں چالیسویں نمبر پر ہیں۔ جناب شیرِ خدا سابق الایمان ہیں۔

حدیث شریف۔ حضرت عمر ابن الخطاب فرماتے ہیں کہ تحقیق آنحضرت صلعم جناب علی علیہ السلام سے فرماتے تھے کہ اسلام لانے میں سب مسلمانوں سے بیش قدم اور مجھپر ایمان لانے کی وجہ سے سب سے مقدم ہو۔ اور تم ان سب سے زیادہ خدا کے عہد کو پورا کرنے والے ہو اور رعیت پر ان سب سے زیادہ مہربان ہو اور ان سب سے زیادہ پورا پورا تقسیم کرنے والے ہو اور ان سب سے خدا کے نزدیک بڑی منزلت والے ہو (رواہ احمد) اس حدیث شریف سے جناب امیر علیہ السلام کی کل من کل الوجوہ فضیلت ثابت ہوئی۔

آیت شورائے اور مخالفین کا افترا

قولہ۔ ان تمام آیات شریفہ میں امر کے معانی حکومت یعنی حکم کے لئے گئے ہیں۔ معترض تفاسیر معتبرہ سے اپنی تسلی کر سکتا ہے۔ ص۲۵

الجواب۔ کسی مروجہ ترجمہ قرآن شریف میں ان ایات پیش کردہ میں حکومت کے معنی نہیں لئے گئے۔ آپ براہ مہربانی ذرا ترجمہ بھی لکھدیں۔ اور حوالہ کسی مستند ترجمہ کا دیں۔ اور پھر آپ نے امر مصدر کے معنی حاکم اسم فاعل کے کہاں سے نکالے ہیں۔ اور امرھم شوریٰ بینھم کا ترجمہ جو مولوی حافظ نذیر احمد اور موضح القرآن نے اس جگہ کام و کاج کے لئے ہیں۔

(ب) کیا قرن اولیٰ کے صحابہ کرام قرآن شریف کے زیادہ ماہر تھے۔ یا آپ اور مولوی نور محمد صاحب۔ جناب والا۔ فرمایئے یہ آیت شورائے شقیفہ بنی ساعدہ میں کیوں نہ پیش کی گئی۔ دعوئے استحقاق خلافت و استشہاد کے وقت یہ آیت شریف کہاں تھی۔

(ج) جناب امیر علیہ السلام جو بے مثل ولا ثانی۔ محقق حق کلام اللہ کے رموز جلی و خفی کی واقف۔ لغت و اصطلاح و محاورہ کلام ربانی کے بے مثل عالم۔ کاشف رموز و اسرار فرقانی اور رئیس المفسرین (فتح الرحمانی ص۱۵) نے باوجود آیہ شورائے و آیہ استخلاف کے جاننے کے خلافت اصحاب ثلاثہ سے انکار کیا۔ چونکہ الحق مع علی و علی مع الحق کا فرمان سچا ہے۔ اس لئے جس طرف جناب امیر علیہ السلام ہونگے۔ حق اسی طرف ہوگا۔ چونکہ جناب امیر نے خلافت صدیقی سے انکار کیا ہے۔ پس وہ خلافت حقہ نہیں ہے زیادہ دیکھو میری کتاب ثبوت خلافت۔

(د) پھر آیت شورائے اور آئیت استخلاف کا باہمی تناقص ہے۔ اول میں آپ مشورہ فرماتے ہیں۔ مگر دوسری آئیت میں وعدہ الٰہی ہے کہ وہ خود

خلیفہ کریگا۔ معاذ اللہ آپ قرآن شریف میں تناقض پیدا کرتے ہیں۔

قولہ۔ بوقت انتخاب خلافت بیوم شورائے حضرت علی کے استحقاق خلافت پیش کرنے کا اول معترض ثبوت پیش کرے۔ الاخرہ ص۳۷

الجواب۔ اعتراض تو نرالا نہیں صرف جناب کی معلومات مذہبی وسیع نہیں اور نہ آپ صحاح ستہ وکتب سیر سے واقف ہیں۔ صرف مستانہ چال چل رہے ہیں اور اصلی بحث سے گھبیز کرتے ہیں۔ آپ مفصل دیکھیں میری کتاب ثبوت خلافت۔

قولہ۔ معترض نے یہ کہاں سے ثابت کر لیا ہے کہ مندرجہ بالا اصحاب رسول اللہ نے خلافت اولی سے اتفاق نہیں کیا۔ الخ

الجواب۔ پھر وہی مستانہ روش۔ تجاہل عارفانہ مانسیان کا غلبہ دیکھو اپنا رسالہ کحل العینین صفحہ ۷ حوالہ تاریخ ابوالفدا۔

قولہ۔ منکرین شورائے جہنمی ہیں۔ فتح الرحمانی صفحہ ۱۲۔

(ب) معترض نے اپنے اس دعوائے کو ثابت نہیں کیا۔ تعجب ہے کہ اثبات دعوائے سے پہلی تردید دعوائے کا طالب ہے۔ الخ

الجواب۔ حسب معمول جناب نے اس اعتراض سے بھی جی چرایا ہے۔ آپ کا قافیہ تنگ ہو گیا ہے۔ مشہور واقعات سے بھی بے خبر ہیں۔ دیکھو ابن اثیر۔ ابوالفدا۔ المرتضےٰ۔ تاریخ اعثم کوفی۔ روضۃ الصفا۔ روضۃ الاحباب ذہبی واقعات جنگ جمل اور معاویہ کی بغاوت۔

قولہ۔ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ امیر سے مراد خلیفۂ رسول ہے الاخرہ

(ب) امیر معاویہ کی خلافت حقہ کا کوئی معتمد علیہ اہل سنت جماعت قائل نہیں وہ اس کو اجتہاد کا خاطی جانتے ہیں۔

(ج) باقی رہا معاملہ اس کی بغاوت شورائے کا سو معترض کو چاہئے کہ اول وہ اس دعوئے کو ثابت کرے الاخرہ ملخصاً صفحہ ادلہ ۳۹۔

الجواب۔ معاویہ خلیفۂ رسول نہیں۔ وہ امیر المومنین نہیں۔ وہ خاطی تھا۔ اس عقیدہ میں ہم آپ سے متفق ہیں۔ کہ آپ نے تمام متقدمین اہل سنت کی تکذیب کردی جو معاویہ کے خلافت حقہ کے قائل تھے۔ انکی روحیں تڑپتی ہونگی۔ اور یہ ہماری فتح ہے۔ کہ آپ کے اجماعی مکان کی چھت گرگئی۔ اور حدیث اثنا عشر مندرجہ صحیح مسلم سے آپ نے اسکو باہر نکال کر پھینک دیا۔ جزاک اللہ۔ اب فرمائیے کہ مطابق حدیث اثنا عشر وہ کون بارہ خلفاء ہیں۔ جن سے دین اسلام قائم رہیگا۔ دیکھو ثبوت خلافت۔

(ب) جن لوگوں نے معاویہ کو امیر المومنین مانا وہ کون تھے۔

(ج) اجتہاد کا خاطی کہنا اور اس کی بغاوت سے انکار کرنا یہ صرف آپ ہی کا من گھڑت مسئلہ ہے۔ ورنہ معاویہ باغی و طاغی تھا۔

معاویہ بن ابوسفیان باغی تھا

(۱) ملا جامی صاحب کیا فرماتے ہیں غور سے پڑھو۔

آں خلافیکہ داشت با حیدرؑ در خلافت صحابۂ دیگر
حق در آنجا بدستِ حیدرؑ بود جنگ با او خطائے منکر بود

(۲) صاحب ہدیہ کی رائے ہے کہ معاویہ بر سر ناحق و ظالم تھا (المرتضیٰ)

(۳) عبد الشکور السالمی التمہید فی بیان التوحید میں کہتے ہیں کہ معاویہ اور اسکے پیرو جناب علی علیہ السلام کی زندگی میں امارت اور بیعت کے دعوے کرنے میں خطا وار تھے اور جناب علی علیہ السلام کے ساتھ جنگ کرتے ہیں باغی تھے۔ جناب سرور کائنات کی پیشینگوئی نے معاویہ کی بغاوت اور ناری ہونے پر مہر لگادی ہے۔ غور سے سنو شاہ راہ حق باد۔

(۱) حدیث شریف۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

ہم مسجد نبوی کی تعمیر کر رہے تھے ۔ ہم ایک ایک اینٹ اُٹھا رہے تھے ۔ اور عمار رضی اللہ عنہ دو دو اینٹ اُٹھاتے تھے ۔ آنحضرت صلعم نے انکو دیکھا آپ عمارؓ کے سر سے مٹی جھاڑنے لگے اور فرمایا تم کیوں اپنے دوستوں کی طرح سے ایک ایک اینٹ نہیں اُٹھاتے ۔ عمارؓ نے عرض کی ۔ میں خدا سے اُجرت چاہتا ہوں ۔ حضرت صلعم نے انکے سر سے مٹی جھاڑکر فرمایا اے عمار تجھے باغیوں کا گروہ قتل کریگا ۔ (خوارزمی)

(۲) حدیث شریف ۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو ناکثین (اصحاب جمل) قاسطین (اصحاب صفین) مارقین (اہل نہروان) کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے حکم دیا ۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم حضورؐ نے ہمیں ان لوگوں کے ساتھ لڑنے کے لئے تو حکم دیا ہے مگر کس کی معیت میں ۔ فرمایا علی ابن ابی طالبؑ کے معیت میں اور انکے ساتھ عمار بن یاسر بھی قتل ہونگے (اخرجہ عساکر فی تاریخہ)

(۳) حدیث شریف ۔ حضرت سرور عالم صلعم نے فرمایا اے عمارؓ قریب ہے کہ گروہ باغیہ تجھکو قتل کرے تو انکو جنت کی طرف بلائیگا اور وہ تجھکو دوزخ کی طرف بلائینگے ۔ (متفق علیہ)

یہ آنحضرت صلعم کی پیشین گوئیوں میں سے ایک صحیح وسچی پیشنگوئی ہے ۔ کہ جناب عمار بن یاسرؓ جنگ صفین میں معاویہ کے گروہ کے ہاتھ سے شہید ہوگئے اور معاویہ کی بغاوت وجہنمی ہونے پر مہر لگا گئے ۔

قولہ ۔ اہل سنت کا اعتقاد ہے کہ حضرت علی بھی مثل اصحاب ثلاثہ مولا ہیں ۔ الخ صہ۴۰

الجواب ۔ یہ عقیدہ تو نواصب وخوارج کا ہے ۔ خدا کے قہر سے ڈرو

کہیں آسمان نہ ٹوٹ پڑے کہ اصحاب ثلاثہ کو مولا جانتے ہو۔ کوئی آیت کوئی حدیث پیش کیجئے۔ دعوے بلا دلیل باطل ہے۔ اجی جناب اب تک آپنے کسی رسالہ میں آیات و احادیث سے ثابت نہیں کیا۔ ہاں زبانی لن ترانیاں بہت چلائے ہیں۔

(ب) معانی لفظ مولا اور جناب امیر علیہ السلام کے مولیٰ المومنین اور تمام صحابہ کا اسکے ماتحت و محکوم ہونے کی بابت دیکھو میری کتاب ثبوت خلافت۔

قولہ۔ اہل سنت وجماعت صرف اللہ کی ذات کو مشکل کشا جانتے ہیں۔ وہ حضرت علیؑ کو مشکل کشا بالاستقلال ہونے کے قائل نہیں ہیں۔ ص۲۴

الجواب۔ تمام مومنین و موحدین کا یہی عقیدہ ہے نہ کہ صرف اہل سنت والجماعت کا۔ بلکہ حنفی مذہب تو تمام اولیاء کرام سے مدد مانگتے ہیں رات دن **یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ** رٹتے رہتے ہیں۔ جاؤ دیکھو سجادہ نشینوں کے حلقوں میں کیا شرک ہو رہا ہے۔ خواجہ صاحب اجمیری۔ سخی سرور صاحب کی طرف ہزاروں لوگ مرادیں مانگنے کو جاتے ہیں۔ یہ سب آپ کے بھائی بند ہیں۔ پھر آپ کے شاعر داد صاحب کا عقیدہ تو اس کے مخالف ہے۔ پہلے اپنے گھر کی خبر لیں ان سے توبہ کرائیں۔ اول دیکھو زاد الحجاج صفحہ ۴۳۔ گویا مولانا وسیدنا حضرت محمد مصطفٰے کی اُمت کی ڈوبتی ہوئی بیڑی کو حضرت نوح علیہ السلام کی طرح حضرت حسینؑ کشتیاں بنکر بچانے کے لئے آئے ہیں۔ فقط یہاں خداوند کریم کی مدد و مشکل کشائی غائب ہوگئی ہے۔ کیا موحدانہ عقیدہ ہے۔ **دوسرے**۔ داد صاحب اشعار میں اپنا عقیدہ ظاہر کرتے ہیں۔ صفحہ ۴۳ زاد الحجاج۔ ؎

شہید کربلا سے کہہ ذرا حال پریشانی ۔ محبوں پر صدائے مہربانی و خاص نیر دانی
ہمارے سامنے بیشک یہ مشکل سخت مشکل ہے ۔ توجہ سے مگر آقا کے حل ہوگی بآسانی
شہ خیبر شکن کے لاڈلے امداد کو آئے ۔ ابھی بیڑا نکلتا ہے تیرا از فضل یزدانی

سوم - پھر داد صاحب زاد الحجاج کے صفحہ ۴۵ پر یوں فرماتے ہیں ۔

جنن ہزاروں کئے اک پیش رفت گئی
پر آخرش وہ حسینی مدد سے پار ہوا

اسی کتاب میں بہت موقعے ایسے ہیں جن سے داد صاحب کا شیعہ غالی ہونا ثابت ہوتا ہے ۔

قولہ - کتب تواریخ کے مطالعہ سے پایا جاتا ہے کہ مولا مرتضےٰ نے کئی موقعوں پر اکثر مصیبت زدوں اور غربا و فقرا وغیرہ کے لاینحل عقدے کھولی اور اُنکے آڑے وقت میں یاری کی ۔ صٓ

الجواب - اب جناب کو ہوش آئی ہے ۔ جناب مولا مشکل کشا نے صرف مصیبت زدوں اور غربا و فقرا ہے کی دستگیری نہیں کی ۔ بلکہ حضرات ثلاثہ بھی ہمیشہ مشکل وقت میں مدد کے خواستگار رہے اور جن حضرات اصحابہ کو اپنے مولا کا خطاب دیا ہے ۔ وہ سب جناب امیر علیہ السلام کے دست نگر رہے ہیں ۔ حضرت عمرؓ کا تو یہ مقولہ تھا لولا علی لھلک عمر اگر جناب علی علیہ السلام نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا ۔ پس جناب مولانا مرتضےٰ علیہ السلام اصحاب ثلاثہ کے مشکل کشا اور مولا تھے ۔ پڑھو حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ (رفتوت فت خلا)

قولہ - معترض نے جب حضرت علی کے دو خطبات کو متعارضہ تسلیم کیا ہے ۔ تو وہ بہ نظر انصاف غور کرے کہ اس کے اعتراض کا جواب کس کے ذمہ ہے ۔

(ب) نہج البلاغت مصنفہ حضرت علی مسلمہ اہل شیعہ ہے نہ کہ اہل سنت جماعت۔

(ج) اس نے صرف خطبہ شقشقیہ کا حوالہ دیا ہے۔ جو کسی طرح قابل اعتماد نہیں ہے۔ صلا ملخصاً

الجواب۔ مفصل جواب میری کتاب ثبوت خلافت میں دیکھو۔

(ب) نہج البلاغت کو جناب امیر علیہ السلام تصنیف کر کے نہیں چھوڑ گئے۔ بلکہ سید رضی علیہ الرحمتہ نے اس کو جمع کیا ہے۔ کیا صحاح ستہ اہل سنت کے مصنف جناب سرور عالم صلعم ہیں۔ افسوس ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کو چوتھا خلیفہ رسول مقبول مانتے ہو۔ پھر انکے اقوال فرمان۔ خطبات سے انکاری ہو۔ شائد اسی کا نام اقرار و ایمان ہے۔ اگر ہم نے اقوال علماء اہل سنت سے اس کتاب نہج البلاغت کی تو ثیق کر دی کہ یہ کتاب مسلمہ فریقین ہے۔ تو کیا آپ سب کے سب شیعہ ہو جاؤ گے۔ اگر یہ کتاب مسلمہ شیعہ مذہب ہے تو مولوی نور محمد صاحب کی نرالی فتح کیسی ہوئی۔ دروغ گورا حافظہ نباشد۔ رسالہ فتح الرحمانی میں نہج البلاغت کو کلام جناب امیر علیہ السلام مان چکے ہیں۔ اب میرے مقابلہ میں انکار کر بیٹھے ہیں۔ ارے صاحب آپکے کیوں چھکے چھوٹ رہے ہیں۔

(ج) خطبہ شقشقیہ کے اسناد دیکھو تاریخ ابن اثیر۔ قاموس اور منتہی الارب فی لغات العرب۔ خطبہ شقشقیہ علوی است منسوب بہ علی علیہ السلام۔ چونکہ آپ کا علمی مادہ محدود۔ کتب تواریخ و لغت سے آپ بالکل ناواقف ہیں۔ صرف ضد وہٹ دھرمی کا جامہ پہن کر ہر بات سے منکر ہو جاتے ہیں۔

قولہ۔ حضرت علیؓ کا یہ خط اعتقادی ہے۔ نہ کہ الزامی جواب اصل

خط میں توکوئی لفظ الزامی جواب کے ثابت کرنیوالا نہیں۔ صلا۴
الجواب۔ مفصل دیکھو ثبوت خلافت۔ اگر جناب امیر علیہ السلام کا یہ خط اعتقادی ہوتا تو خلافتِ اصحاب ثلاثہ سے ہرگز انکار نہ کرتے۔

قولہ۔ جواب امر تنقیح۔ با عتقاد معترض جب حضرت علیؑ خلافت اولےٰ کو ناحق اور معضوبہ خیال فرماتے تھے۔ تو بعد وفات جناب سیدۃ النساؑ آنجناب کو غفور الرحیم یا رسول کریم کا ایسا کونسا حکم صادر ہوا جس کے روسے آپ نے تسلیم کر لیا۔ کہ خلافت اولےٰ برحق ہے۔ صلا۴۱-۴۲

الجواب۔ ہمارا اعتقاد تو ہرگز نہیں صرف آپ کی کتاب صحیح مسلم بولتی ہے۔ کہ چھ ماہ کے بعد بیعت ہوئی۔ جبکہ لوگوں نے آپ کے اعزاز و تکریم چھوڑ دی۔ دیکھو حدیث مسلم مندرجہ صفحہ ۱۸۶۳۔ لیکن شیعانِ جناب امیرؑ کے واسطے محبت نہیں ہے۔

(۱) قولہ۔ اگر حضرت علی کی خلافت بلافصل تھی اور باعتقاد معترض عضب خلافت ہوا تو کیوں جناب امیر نے اپنے معضوبہ خلافت کے واپس حاصل کرنے کی کوشش نہ کی بلکہ راضی و خاموش رہے۔
الجواب۔ اس کا جواب باصواب دیکھو ثبوت خلافت۔ جناب امیرؑ کا راضی و خاموش رہنا آپ ثابت فرمادیں۔ بارِ ثبوت آپ کے ذمہ ہیں کیونکہ جناب کا دعوےٰ ہے۔

خدا کا کلام اور اسکا کام

(۲) قولہ۔ اگر مولائے مرتضےٰ کی خلافت بلافصل کا کلام الٰہی نے فیصلہ کیا ہوا تھا تو کیوں اس سچے خدا نے اپنے وعدہ اور اقرار کے بموجب اپنے حبیب کے عزیز کی بجائے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو خلیفہ رسول اللہ

بنا دیا۔ ص۴۲

الجواب۔ پہلے آپ کوئی آیت یا حدیث پیش کرتے جن کے رو سے حضرت ابوبکر خلیفۂ رسول ہوئے بعدہ یہ سوال آپ کا درست تھا۔ دعوے بے دلیل باطل ہے۔ اب غور سے الزامی جوابات سنئے۔

(الف) خداوند کریم کا وعدہ تھا لا ینال عہدی الظالمین۔ وعد اللہ الذین آمنو منکم وعملو الصالحت۔ فرمایئے جناب بجائے مؤمنین وصالحین کے بنی امیہ کے فاسق فاجر ظالم جابر۔ شرابی۔ عیاش خلفاء اسلام کیوں ہوئے جیسے مروان۔ یزید۔ ولید۔ عبد الملک۔ حجاج بن یوسف وغیرہ۔ (تاریخ الخلفاء سیوطی)۔

(ب) خداوند کریم کا وعدہ تھا۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالہدیٰ ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون۔ فرمایئے مخاطب صاحب دین اسلام کو کب غلبہ حاصل ہوا ہے۔ اندنوں تمام اسلامی سلطنتیں ملیامیٹ ہو رہی ہیں۔ ایران کا صفایا ہوا۔ مراکو ہم سے چھن گیا۔ سلطنتِ ترکی کا چراغ ٹمٹما رہا ہے۔ ادیان باطلہ ترقی کے معیار پر ہیں مسلمان جہاں کہیں ہیں۔ ذلیل وخوار ہیں بعض ریاستوں میں تو ذاں تک نہیں ہوتی۔ عیسائی مذہب ذلمک کیطرح چاٹ رہا ہے۔ ہزاروں مسلمان عیسائی ہو گئے۔ آریہ سماج سینکڑوں مسلمان شدھی کر رہے ہیں۔ خود مسلمانوں میں سینکڑوں فرقے ہیں۔ جو ایک دوسرے کو باری کہتے ہیں اور مرزا صاحب قادیانی نے مسیح موعود بنکر اسلام کا شیرازہ بکھیر دیا ہے۔ ایک علیحدہ جماعت قائم کرلی ہے نیا نبی نیا مسیح اور نئی امت بن گئی۔ فرمایئے جناب وعدہ الٰہی کب پورا ہوگا۔ اور اب تک کیوں نہ پورا ہوا۔

(ج) جبکہ نصرت الٰہی کا وعدہ انبیاء ومرسلین علیہم السّلام کے ساتھ

تھا۔ تو وہ بلا قصور کیوں قتل کئے گئے۔ یقتلون النبیین بغیر حق قرآنی شہادت موجود ہے۔ حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ کے اندر جا چھپے اور انکی قوم پر عذاب الٰہی نہ آیا اور وعدہ الٰہی پورا نہ ہوا۔ بیت المقدس کی بخت نصر نے اینٹ سے اینٹ بجادی اور فرعون ملعون نے بنی اسرائیل کے ہزاروں بچوں کو ذبح کر ڈالا۔ مگر نصرت الٰہی نے اپنا کام نہ کیا۔

(د) خداوند کریم کا وعدہ مکہ معظمہ کے واسطے ہے ومن دخلہ کان آمنا وھذا البلد الامین۔ بیت اللہ شریف زادہا اللہ شرفاً میں ہمیشہ امن رہیگا۔ اور اس کے باشندے بلا خوف وخطر رہینگے۔ تو فرمائیے جناب یزیدی لشکر نے منجنیق سے خانہ کعبہ کے غلاف کو کیوں جلا ڈالا اور بے حرمتی کیوں کی اور باشندگان کو قتل کیوں کیا۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر کو حجاج بن یوسف نے حرم کعبہ میں کیوں ذبح کر ڈالا اور سولی پر چڑھا دیا۔ حرم کعبہ شریف کو پتھراو کر دیا۔

(ہ) سہ

عدوِ اللہ ہے شیطان کیسا
نہ تھا آیا اُن پہ غالب رب عزت
نبیؐ کا حال ہے کچھ تجھکو معلوم
کہ ابنِ بو معیط بے حیا نے
گلے میں ڈال کر آنچل ردا کا
نبیؐ کو بو لہب نے مارا اک سنگ
ہوا خذ کب ہوا اس سے پیمبرؐ
پیمبرؐ کا عدو ہووے ابو جہل
لڑے اس سے نہ وہ صاحب تحمل

مخالف حق سے ہے ہر آن کیسا
ملی کیوں سرکشی کی اس کو مہلت
کہ ہے تاریخ میں اس طرح مرقوم
لعین و بدترینِ اشقیاء نے
کیا تھا دم خفا اس پیشوا کا
ہوا جسم مبارک خون سے گلرنگ
کیا صبر و تحمل اُس جفاء پر
ہشیمہ ڈالے وقتِ سجدہ نا اہل
او جبر تا
صلاح وقت سمجھا ہو تامل

زبونی کیا تحمل میں علیؑ کے فوائد ہیں تامل میں علیؑ کے

(د) شراب کی مذمت قرآن و احادیث میں بکثرت موجود ہے۔ اسکو قرآن پاک نے حرام کیا ہے۔ اور نماز ہر مسلمان پر فرض ہے۔

پس اگر کوئی سینہ زوری سے شراب پیا کرے اور نماز کو ادا نہ کرے تو اس سے تکذیب کلام الٰہی نہیں ہو سکتی بلکہ شارب الخمر و تارک الصلوٰۃ مواخذہ میں گرفتار ہونگے۔ خدا تعالےٰ میں یہ قدرت ہے کہ اگر وہ چاہے تو کسی فرد بشر سے کوئی فعل شنیع سرزد نہ ہو۔ مگر خدا تعالےٰ ایسا نہیں کرتا۔ مشیت ایزدی اسپر جاری ہے۔ کہ اس نے اپنے بندوں کو نیک و بد سے آگاہ کر دیا اور انکو اختیار دیا۔ وہ اپنے فعل کے جواب دہ ہیں۔ اسی طرح جناب امیر علیہ السلام کے خلافت کے بارے آیات بینات نازل فرمادیں خم غدیر میں ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرام کے روبرو جناب امیر علیہ السلام ولیعہد بنائے گئے۔ حضرات شیخین نے اس کو تسلیم کیا۔ اور مبارک باد دی۔ مگر بعد وفات النبی سلطنت کے ہوا و ہوس سے عہد غدیر کو بھلا دیا اور صریح نص سے روگردانی کر کے اصلی حقدار کے حقوق کو پامال کیا۔ اسکا جواب وہ روز محشر کو ضرور دینگے۔ جس نے اللہ اور اس کے رسول کی بیری کی وہی ناجی ہوا۔

(۳) قولہ۔ اظہر من الشمس ہے کہ جناب سرور عالم کو مشرکین اور کفار نے ہزاروں تکلیفیں دیں پیارے وطن سے نکال دیا وغیرہ وغیرہ مگر وہ اپنے ارادوں میں کامیاب نہ ہو سکے۔ لیکن کیا وجہ ہے کہ حضرت علی کے ساتھ سبحانہ و تعالےٰ نے اپنا وعدہ پورا نہ کیا اور چوتھا خلیفۂ رسول بنا دیا۔ ملخصاً صـــ۴۲

الجواب ۔ہم جناب مولا مرتضےٰ علیہ السلام کو خلیفۂ اول اور خلیفۃ اللہ بلا فصل مانتے ہیں۔ آپ چوتھا مانا کریں۔ ہمیں آپ کے عقیدہ باطل۔۔۔

کیا غرض ہے۔

(۴) **قولہ**۔ حضرت علی نے چھ ماہ تک خلاف حکم شرع کیوں خلیفۂ اول سے رنج رکھا۔

الجواب۔ جناب امیر کا رنج خلاف شرع کا ثبوت دیجئے۔ آپ ہمیشہ مجذوب کی بڑھا نک دیا کرتے ہیں۔ حضرت ابوبکر کو آپ خلیفۂ اول مانتے ہیں ہم تو نہیں مانتے۔ **الحب للہ والبغض للہ** کی مشہور حدیث پر جناب امیر علیہ السلام کا عمل تھا۔ فرمائیے جناب مخاطب صاحب۔ حضور انور صلعم نے ہندہ جگر خوار و ابوسفیان اور وحشی غلام قاتل جناب سید الشہدا امیر حمزہ علیہ السلام کو تمام عمر کیوں نہ منہ لگایا۔ حالانکہ یہ لوگ اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لائے تھے۔ رنج کا کیا سبب ہے۔

(۵) **قولہ**۔ اگر باعتقاد مخالفین اصحاب ثلثہ معاذ اللہ غاصب خلافت اور منافق و مشرک تھے تو حضرت علی نے کیوں ان کی متابعت کی اور فریضۂ ہجرت کی ادائیگی سے تارک رہے۔ صفحہ ۴۳

الجواب۔ شیعان جناب امیر علیہ السلام کا یہ اعتقاد ہرگز نہیں کہ اصحاب ثلاثہ مشرک تھے۔ ہم تو انکو مسلمان مانتے ہیں۔ مگر محبان و موالیان خاندان رسالت نہیں جانتے ہیں۔ یہ ثبوت آپ کے ذمہ ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے ان کی متابعت کی۔

(ب) لیڈر۔ ریفارمر۔ نبی رسول۔ امام کا ہرگز یہ کام نہیں ہے کہ فرقۂ مخالفین کو بغیر ہدایت کے چھوڑ کر خود ہجرت کر جائے۔ جب تک امام ہدایت کے واسطے مامور رہتا ہے۔ مخالف قوم کے ظلم و ستم تکالیف و ایذا کو برداشت کرتا رہتا ہے۔ جس طرح ابتدا میں سرور کائنات صلعم نے ۱۳ سال تک مکہ معظمہ میں صبر و شکر و رضاء الٰہی میں گذار دیئے مگر تبلیغ دین اسلام برابر فرماتے رہے۔ اسی طرح امام ہمام قرآن ناطق و خلیفہ برحق

جناب امیر علیہ السلام قریباً پچیس سال خلفاء ثلاثہ کی ہدایت کے واسطے مامور رہے۔ اور ان کی مشکل کشائی فرماتے رہے۔ ان کے ہر مسئلہ کی اصلاح کرتے رہے۔ جب تمام قوم نے بغاوت کی اور انپر کھلم کھلا خروج کیا تو ہجرت کرکے کوفہ میں مسکن گزین ہوئے اور وہیں شہادت پائی۔ ؎

کسے را میسر نہ شد ایں سعادت
بکعبہ ولادت بہ مسجد شہادت

قولہ – اگر خلافت شیخین برحق نہ تھے تو بحکم امیر المومنین عمر حضرت امیر نے امام حسنؑ کو اسلامی لشکر کا سپہ سالار بنا کر کیوں ملک فارس کی طرف روانہ فرمایا۔ ص ۴۳

الجواب ۔ بلا حوالہ تاریخ معتبرہ آپ کا دعوے باطل ہے۔ جناب امیر علیہ السلام خلیفہ حق اور وارث نبی برحق ہے۔ اور خلافت نبوی ہے حضرت عمر کی جدی خلافت تو نہ تھے۔ اگر امام ہمام علیہ السلام نے جناب سیدنا امام حسن علیہ السلام کو فارس کی طرف روانہ کیا تو اپنا مال مغصوب واپس لیا۔ الحمد للہ علی احسانہ۔ قد رجع الحق الی مکانہ کو سوچو۔

(ب) آپ نے حضرت عمر کو کس شرعی دلیل سے امیر المومنین کا خطاب عطا فرمایا ہے۔ اس کا جواب ضرور عنایت کیجئے۔

قولہ – جب بعد فتح فارس شاہ فارس کی لڑکیاں مال غنیمت میں لائی گئیں تو حضرت علی نے حضرت شہربانو علیہا السلام کو (جو آئمہ اطہار کی والدہ ماجدہ ہیں) جناب سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کے ساتھ کیوں تزویج فرمایا۔ (صفحہ اول فرقانی ۴۳)

الجواب ۔ جب حسب اقرار جناب سیدنا و امامنا امام حسن علیہ السلام نے بحکم و ارشاد امامنا علی المرتضےٰ علیہ السلام نے فارس پر حملہ کیا اور جہاد کرکے

مال غنیمت حاصل کیا تو امام ابن امام علیہم السلام فرزند رسول مقبول صلعم کا جہاد کس شرعی دلیل سے ناجائز ہوسکتا ہے۔ اور بی بی شہربانو علیہا السلام کس طرح مغصوبہ ہوسکتی ہیں۔ ہاں اگر حضرت عمر خود بذاتہٖ جہاد کرتے اور قوتِ بازو سے ملکِ فارس فتح کرتے۔ تب اعتراض آپ کا بجا تھا۔ مگر جناب عمر نے تو مدینہ کی چاردیواری سے کبھی بھی ایک قدم باہر نہیں رکھا۔ زمانہ نبوت میں ہر ایک جنگ سے بھاگتے رہے۔ اور اپنے زمانۂ امارت میں مال غنیمت تقسیم کرتے رہے۔

(ب) کسی غاصب۔ ظالم۔ جابر یا منافق یا کافر مشرک سے ہدیہ لینا یا کسی خاتون کو آزاد کرکے نکاح کر لینا شریعت اسلام میں کہاں روا ہے۔ آپ آیات و احادیث پیش کیجئے۔ اگر نکاح جناب علیا بی بی شہربانو علیہا السلام پر آپ کا طعن ہے۔ تو حضرت بی بی ہاجرہ علیہا السلام کی بابت کیا فرماوینگے۔ جو والدۂ ماجدۂ جناب سیدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ ہیں اور جناب سیدنا ومولانا احمد مجتبٰے اور محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ والہٖ وسلم کے جدۂ بزرگوار ہیں۔ جو ایک ظالم مشرک کافر بادشاہ سے جناب سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو ہدیۃً ترویج ہوئی تھیں۔ دونوں خواتین کا مقابلہ کرالیں۔

(ج) حضرت سیدنا موسٰے کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ السلام کی پرورش فرعون ملعون کافر مطلق دعویدار خدائے برحق کے گھر میں ہوئے۔ اور مطابق انما المشرکون نجس ایسے ظالم مشرک خدائی دعوے کرنے والے کا طعام کس طرح حلال ہو سکتا ہے۔ پس خداوند کریم اپنے دشمنوں غاصبوں ظالموں سے انبیاء کرام اور اوصیائے عظام علیہم السلام کو ہدیئے وتحفے دلاتا ہے۔ فافہم وتدبر۔

پس اگر حضرت عمر کے زمانہ میں یہ نکاح ہوا ہو تو کیا عیب ہے پس تواریخ

اہل سنت بی بی صاحبہ علیہا السلام کا غنیمت میں آنا جناب امیرؑ کی خلافت میں بتاتے ہیں۔

سوم۔ مولف فتح الرحمانی کی غلط بیانی

(۱) قولہ۔ مثلاً ایک جگہ رب العالمین کا فرمان ہے۔ قال اللہ تعالیٰ وشاورھم فی الامر۔ فاذا عزمت فتوکل علی اللہ پ۴۔ ترجمہ اور معاملات امارت میں انکو شریک مشورہ کر لیا کرو۔ پھر (مشورہ کے بعد) تمہارے دل میں ایک بات کا عزم ہو جائے۔ تو (بے تامل) سکو کر گذرو مگر بھروسہ خدا ہی پر رکھنا۔ فتح الرحمانی صـ۱۱

الجواب۔ جناب مولوی صاحب آپ نے یہاں دیدہ ودانستہ حق سے روگردانی کر کے غلط بیانی کی ہے اور حافظ نذیر احمد صاحب کا ترجمہ غلط لکھا ہے۔ صرف اپنی مطلب براری کے واسطے مسلمانوں کو دھوکھا دیا ہے براہ مہربانی آپ کسی ترجمہ قرآن سے معاملات امارت کے الفاظ نکال کر دکھائیں۔ ورنہ حق سے شرمائیں۔ آپ نے صلح وجنگ کے الفاظ ہڑپ کر لئے ہیں۔ اور اپنی طرف سے تحریف معنوی کی ہے۔ دیکھو اصلی ترجمہ حافظ نذیر احمد صاحب صفحہ حمائل شریف ۱۱۱۔ اور معاملات صلح وجنگ میں (بدستور سابق) انکو شریک مشورہ کر لیا کرو۔ اور پھر مشورہ کے بعد تمہارے دل میں ایک بات ٹھن جائے تو بے تامل اسکو کر گذرو مگر بھروسہ خدا ہی پر رکھنا فقط۔ دیکھا مولوی صاحب آپ کی چوری پکڑی گئی۔

(۲) قولہ۔ اس تیسری آیت میں سبیل المومنین کی بابت شائد میرے شیعہ بھائیوں کو کوئی اعتراض ہو تو اس کے متعلق اتنا جتا دینا کافی ہے کہ سبیل المومنین سے مراد شوریٰ ہے اور غیر سبیل المومنین کا مطلب منکرین

شوسلے ہے۔

الجواب۔ آپ کا کلام الوحی نہیں ہے۔ اس کی بابت آپ کسی تفسیر یا حدیث کا حوالہ دیجئے ورنہ دعولے غلط ہے۔

(۳) **قولہ**۔ تقیہ کا مطلب بظاہر منافقت کے ہے۔ فتح الرحمانی ص۱۹

الجواب۔ اثبات تقیہ میں کئی رسالے شائع ہو چکے ہیں۔ آپ انکا ملاحظہ فرماویں۔ پھر اپنی رائے قائم کریں۔ اگر تقیہ کرنا منافقت ہے۔ تو آپ صاحبان نے کحل العینین اور ادلہ فرقانی کے اصلی مولفین کے اسماء گرامی کو کیوں چھپایا ہے۔ اور کیوں غیروں کے نام رسالے شائع کئے ہیں پھر مولوی صاحب گھیانوی رسلے تیار کر کے جاہلوں کے نام جڑ دیتے ہیں۔ اور خود تقیہ کرتے ہیں۔ کیا یہ ایمانداری ہے۔ یا منافقت۔ اول یہ فیصلہ فرمائیں۔ بعدہٗ دوسروں پر الزام لگائیں۔

(۴) **قولہ**۔ خیر یہ فضول جھگڑا ہے۔ حضرت عباس اور حضرت علی یعنی چچا اور بھتیجا (باپ بیٹے) کا یہ معاملہ ہے۔ اہل سنت والجماعت جناب امیر علیہ السلام کو نہ خائن تسلیم کرتے ہیں۔ اور نہ غادر۔ صرف اتنا جتا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ حضرت ابابکر صدیق کے حق میں یہاں خائن اور غادر کے الفاظ بیان نہیں کئے گئے۔ فتح الرحمانی ص۳۲

الجواب۔ خداوند کریم آپ صاحبان کو ہدایت بخشے کہ حق بات کو نہ چھپایا کریں اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملایا کریں۔ افسوس کہ آپ نے پہلا حصہ حدیث شریف کا لکھ کر اپنا مطلب نکال لیا۔ مگر باقی ماندہ حدیث شریف کو شیر کی طرح ہضم کر گئے۔ حصۂ اول کی تردید آپ نے خود کر دی کہ باپ بیٹے کا معاملہ ہے۔ شارح مسلم نووی نے بھی راوی کو کذاب کہا ہے۔ کہ اس نے حضرات شیخین سے الزام اُٹھانے کی خاطر یہ الفاظ بیہودہ حدیث میں جڑ دیئے اور جناب سیدنا عباس علیہ السلام پر بے جا تہمت لگائی۔ اب

دوسرا حصہ حدیث شریف کا پڑھئے۔ اور غور کیجئے۔ آیا حضرات شیخین کے حق میں خائین و غادر کے الفاظ ہیں یا نہیں۔

حدیث شریف۔ دیکھو صحیح مسلم جلد دوم چھاپہ دہلی صفحہ ۹۱ سطر ۲

قال عمر فلما توفی رسول اللہ قال ابو بکر انا ولی رسول اللہ فجئتما تطلب میراثک من ابن اخیک ویطلب ھذا میراث امرأتہ من ابیھا فقال ابو بکر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مانورث ماترکناہ صدقتہ۔ فرأیتماہ کاذباً۔ آثماً۔ غادراً۔ خائناً۔ واللہ یعلم انہ صادق بار راشد تابع للحق۔ فلما توفی ابو بکر وانا ولی رسول اللہ وولی ابی بکر فرأیتمانی کاذباً۔ آثماً۔ غادراً۔ خائناً واللہ یعلم انی لصادق بار تابع للحق فولیتھا حتی جبشی انت وھذا وانتما وامر کما واحد (صحیح مسلم)

ترجمہ۔ عمرؓ نے کہا کہ جس وقت پیغمبر خدا صلعم نے وفات پائی۔ ابو بکر نے کہا کہ میں ولی رسول اللہ کا ہوں۔ پس تم آئے تھے۔ تم دونوں طلب کرتے تھے تم اے عباس اپنے برادر زادہ کی طرف سے میراث کو اور یہ علیؑ طلب کرتے تھے۔ اپنی زوجہ کی میراث پدری کو۔ پس ابو بکر نے کہا تھا کہ جناب رسولِ خدا صلعم نے فرمایا کہ ہم میراث نہیں چھوڑتے ہیں۔ ہمارا متروکہ صدقہ ہوتا ہے۔ پس تم دونوں نے ابو بکر کو کاذب۔ آثم۔ غادر۔ خائین یقین کیا تھا۔ اور خدا جانتا ہے کہ وہ راست گو۔ نیکوکار صاحب اشد و تابع حق تھا۔ پس جب ابو بکرؓ مر گیا تو میں انکی جگہ پر اور رسول اللہ کا ولی ہوا۔ پس تم دونوں نے مجھکو بھی جھوٹا۔ گناہگار۔ ٹھگ۔ اور خیانتی یقین کر لیا۔ اور خدا جانتا ہے کہ میں صادق و نیکوکار اور تابع حق ہوں پس مقولی خلافت ہوا تا نکہ تم دونوں آئے ہو۔ حالانکہ تم باہم کوئی اختلاف

ونزاع نہیں رکھتے اور دونوں کا امر ایک ہی ہے۔ فقط

جناب امیر علیہ السلام جو کامل۔ امام زمان۔ معصوم۔ رئیس المفسرین۔ باب مدینۃ العلوم تھے۔ وہ شیخین کو کاذب۔ آثم۔ غادر اور خائن یقیناً جانتے تھے۔ ورنہ حضرت عمرؓ کے فرمان پر جناب مولا مرتضیٰ علیہ السلام سکوت نہ فرماتے۔

یہ سنکر چپ رہے عباسؓ و مولاؑ دیا اسکو جواب اس کا نہ اصلاً

سکوتِ شاہ سے یہ بات ظاہر کہ سچ مچ جانتے تھے انکو غادر

پس اگر حضرت عمر اس کلام میں صادق تھے تو حضرت امیرؑ صاحب تطہیر کے جاننے سے متصف باوصاف اربعہ۔ خلافت شیخین چورنگ ہوکر بے اصل محض ہو گئے۔ اور اگر اس کلام خوش انجام میں جناب عمرؓ سچے نہ تھے۔ پھر تو خلافت شیخین یا بعد ستہ باطل ہوکر ہباءً منثوراً ہوئے۔ کیونکہ اقرار العقلا علی انفسہم مقبول سند جید موجود ہے۔ اور اس روایت صحیح مسلم سے دعوے کرنا بھی جناب امیر علیہ السلام کا دونوں خلافتوں میں میراثِ پیغمبر علیہ السلام سے ثابت ہوا۔ اور دونوں عہد میں علی مع الحق والحق مع علیؑ کا محروم پھرنا اظہر من الشمس ہو گیا اب تو کوئی شبہ وشک احقاق حق وابطال باطل میں باقی نہیں ہے۔ یہاں سے ایمان کامل شیخین کا بھی بخوبی پتہ لگ گیا۔ اب بھی اگر کوئی مسلمان جناب مولانا مرتضےٰ شیرِ خدا علیہ السلام کو خلیفہ رسولؐ بعد رسول مقبول صلعم بلافصل نہ مانے تو اس کی عقل کا قصور ہے۔ اور اس کے نور ایمان میں فتور ہے۔ وہ امور دین میں محض بے شعور ہے۔

پس گمنام مولف صاحب اور اس کے موافقین صاحبان آپ سے اب رخصت ہوتا ہوں اور رسالہ کو اس آیت شریف پر ختم کرتا ہوں۔

وعباد الرحمٰن الذین یمشون علی الارض ھوناً واذا خاطبہم

الجاهلون قالو سلاما ہ سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون
وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین۔

الداعی الی اللہ الاکبر ڈاکٹر حاجی نور حسین صابر از پشاور $\frac{11}{13}$ ۱۹۳۱ء

نقل خط جناب ارسطو زمان وافلاطون دوران خامیٔ دین متین مولٰنا مولوی وحکیم امیر الدین صاحب کھوکھر از چک جلال الدین صاحب کھوکھر ڈاکخانہ چیلہ ضلع جھنگ۔

بخدمت مہربان بندگان جناب حاجی صاحب حاجی ڈاکٹر نور حسین صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج فلاں نے بذریعہ ڈاک رسالہ ادلۂ فرقانی بجواب فیصلہ قرآنی میرے پاس بھیجا ہے۔ جس میں بخیال احقر مواقع اصلی بحث ومانحن فیہ کو معمولی جواب پر ٹال دیا ہے اور بعض الفاظ پر لفظی بحث پر زور دیا گیا ہے۔ گویا الزامی جواب ورنگینی عبارت پر بہت کوشش کی گئی ہے۔ تحقیق کی طرف توجہ نہیں کی گئی جس سے مجادلۂ متصور ہوتا ہے۔ والسلام

دستخط بندہ امیر الدین کھوکھر
